بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۳ اخاء ۱۳۴۳ ہش ۶ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۳۸

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۲ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی البتہ شام اور عشاء کے درمیانی وقت میں ہلکی سی بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اِس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے ۔۔۔ پرسوں حضور نے مشرقی پاکستان کے ایک معزز دوست کو شرف ملاقات بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

## اخبار احمدیہ

— ● ربوہ ۱۲ اکتوبر۔ مبلغ ہالینڈ مکرم چوہدری صلاح الدین خان صاحب جو مکرم چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی مبلغ انچارج امریکہ مشن کے صاحبزادے ہیں۔ ہالینڈ میں تین سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۱۱ اکتوبر کی شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر آپ کو نہایت پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ احباب نے مصافحہ و معانقہ کرنے کے علاوہ آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بھی آپ کے خیر مقدم کے لئے اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔

احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز میں واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو بیش از پیش خدمت اسلام کی توفیق سے نوازے آمین۔

— ٥ وقفِ جدید کے چندہ جات کی ادائیگی کی رفتار ناتسلی بخش اور باعث تشویش ہے۔ احباب جماعت سے مخلصانہ گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ اسی طرح نئے وعدے بھجوانے والے احباب اگر وعدوں کے ساتھ ادائیگی فرما سکیں تو بہت ہی کارِ ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب اپنے مخلصین کو اپنے حضور سے جزائے خیر دے آمین

(ناظم مال وقف جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# جب تک انسان بدیاں ترک کرکے نیکیاں حاصل نہیں کرتا اُس وقت تک وہ مومن صالح نہیں کہلاتا

## تکمیلِ نفسِ مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ ترکِ شر اور افاضۂ خیر کی ہر دو صفات سے متصف ہو

"اوّل بدیوں سے پرہیز کرو اور پھر اُن کی بجائے نیکیوں کے حاصل کرنے اور اُس میں ترقی اور استقلال کرنے کی پوری پوری کوشش کرو اور پھر خدا تعالیٰ کی توفیق اور اُس کا فضل مانگو جیسے فرمایا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی ہم تیری ہی فرمانبرداری کرتے ہیں یعنی موجودہ قویٰ اور توفیق اور استطاعت جو تُو نے ہم کو عطا فرمائی ہے اُن سے کام لے کر تیرے دربار میں ہم حاضر ہوئے ان پر اس سے ترقی کرنے کے لئے تُو ہی مدد فرما اور توفیق و استطاعت عطا فرما۔ جب تک انسان اِن دونوں صفات سے متصف نہیں ہوتا یعنی بدیاں چھوڑ کر نیکیاں حاصل نہیں کرتا وہ اُس وقت تک مومن صالح نہیں کہلاتا اسی لئے خدا تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی دُعا تعلیم فرمائی کہ انسان صرف بدیوں کا چھوڑنا ہی نیکی نہ جان لے بلکہ کامل مومن بننے کے لئے کوشش کرے۔ یہاں تک کہ وہ انعامات اُس کو مِل جاویں جو نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، صالحین کو ملے یعنی مکالمات مخاطبات الٰہیہ کے مورد بن جاویں جب تک انعامات حاصل نہ کریگا تب تک نیک اور صالح نہیں کہلائے گا۔ دیکھو اللہ جل شانہٗ نے یہ دُعا نہیں سکھلائی کہ تُو مجھے فاسقوں فاجروں میں داخل نہ کر بلکہ یہ سکھلایا کہ انعام والوں میں داخل کر۔ اِس کے آگے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کی دعا سکھلائی یعنی اے اللہ اُن لوگوں کی راہ نہ دکھلا جن پر غضب ہوا اور نہ راہ گمراہوں کی۔ اِن آیاتِ شریفہ سے ظاہر ہے کہ تکمیلِ نفسِ مومن اس وقت ہوتی ہے جب وہ دو شربت پی لیتا ہے۔ اوّل شربت کافوری جس کے پینے سے جذباتِ نفسِ امّارہ دب جاتے ہیں اور نفس بالکل ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور بدیوں کیلئے کسی قسم کی حرارت اُس میں نہیں رہتی اور بدیوں کی زہریلی خواہش ہی سرد ہو جاتی ہے جیسے کافور میں ایک خاصہ ہے کہ زہریلے مواد اس سے دب جاتے ہیں۔ اسی طرح جو جو زہر گناہ اور بدی کا اس کے اندر ہوتا ہے وہ اس شربت کے پینے سے جذب ہو کر دب جاتا ہے اور وہ مواد ردیہ جن کے جوش سے روحِ انسان ہلاک ہو جاتی ہے وہ اُٹھ نہیں سکتے بلکہ اُن کی زہر کا اثر بالکل معدوم ہو جاتا ہے اور دوسرا شربت زنجبیل ہے اُس کے پینے سے انسان کو نیکی کرنے کی اِس قدر طاقت قوت حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ جل شانہٗ کی راہ میں مشکل سے مشکل پہاڑ پر بھی چڑھنا اُس کو آسان ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے سورۂ فاتحہ میں اِن دونوں شربتوں کی طرف اشارہ فرمانے کے لئے اِس طرح تعلیم دُعا فرمائی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۵ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ گویا یہ شربتِ زنجبیلی ہے اور غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ شربت کافوری ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳۔ اکتوبر ۶۲ء

# معنوی حفاظت کے لئے نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے

(قسط ۲)

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے یہ دوست "ختمِ نبوت" کے جو معنی کرتے ہیں وہ اس خیال سے کرتے ہیں کہ "نبی" کا کام صرف شرعی تعلیم لانا ہے۔ حالانکہ ان صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ نبی کے کام میں تعلیم کی اشاعت اور اس کے لئے ایک جماعت تیار کرنا بھی داخل ہے۔

ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ

الیوم اکملت لکم دینکم

اب نئی شرعی تعلیم کی ضرورت نہیں رہی لیکن ایسے مامور من اللہ کی ضرورت رہ جاتی ہے جو اس تعلیم کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اور جماعت صحابہ کرامؓ کی طرح ایک جماعت تیار کرے جو اس تعلیم کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے۔ ایسی نبوت دراصل سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا ظل ہی ہو سکتی ہے۔ اس کا وجود آپ کی نبوت سے علیحدہ ہو کر قائم نہیں رہ سکتا۔ مگر اس کے بغیر تجدید و احیائے دین ہو نہیں سکتی کیونکہ جب تک ایک مجدد کو نبوت کی قوتیں عطا نہ ہوں وہ ایسا کام کس طرح کر سکتا ہے جو نبوت کے بغیر کوئی فرد بشر تکمیل نہیں دے سکتا چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تعلیمات کو اپنے اعمال میں جو دکھایا اور اپنے نمونہ پر جو جماعت صحابہؓ تیار کی وہ نبوت ہی کی وجہ سے ایسا کر سکے اگر نعوذ باللہ آپ میں نبوت کی قوتیں نہ ہوتیں تو آپ کو اللہ تعالیٰ اسوۂ حسنہ نہ بناتا اور نہ آپ صحابہ کرامؓ جیسی فدائی اور پُر جوش جماعت تیار کر سکتے۔

جب یہ بات ہے تو پھر کوئی شخص بغیر نبوت کی قوتوں کے تعلیماتِ قرآنی اور اسوۂ حسنہ رسول اللہ کی تجدید و احیاء کس طرح کر سکتا ہے۔ ایسا کام تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی ہو سکتا ہے اور ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ تجدید و احیائے دین کے لئے جس کو کھڑا کرے اس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے فیض سے ظلّی نبوت بھی عطا کرے۔ چنانچہ علمائے حق نے اس امر کے متعلق کافی وضاحتیں فرمائی ہیں جن میں شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی سے لیکر حضرت محمد قاسم نانوتوی علیہم الرحمۃ تک جید علمائے حق شامل ہیں۔

یہ نبوت ہر مجدد کو اپنے وقت اور ماحول کے مطابق ملتی رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نبوت کی طاقتوں کے بغیر کوئی مجدد تجدید و احیائے دین کر ہی نہیں سکتا کیونکہ اگر ایسا ہو سکتا تو ہر فلسفی اور ہر سائنسدان مجدد ہو سکتا تھا۔ ہر شخص جو مسائل کے ایچ پیچ جانتا یا قرآن کریم اور احادیث کا علم حاصل کر لیتا خواہ وہ غیر مسلم ہی ہوتا تجدید و احیائے دین کا کام کر سکتا۔ اس لئے یہ کہنا کہ قرآن کریم اور سنّتِ رسول اللہ محفوظ ہے اس لئے اب کسی نبی کی ضرورت نہیں صحیح نہیں ہے۔ البتہ چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کی نبوت سے یہ فیض ملتا ہے اور آپ کی نبوت قیامت تک رہتی ہے اور آپ پر اکمالِ دین ہو چکا اس لئے ایسے نبی کو ہم صرف نبی نہیں کہہ سکتے بلکہ ظلّی نبی یا امتی نبی ہی کہہ سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسی نبوت ہر مجدد کو ملتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر مجدد کو نبی کا نام نہیں دیا اس کی وجہ لطیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں بیان فرمائی ہے ہم ذیل میں صرف ایک حوالہ نقل کرتے ہیں:۔

"اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بھی ہزاروں بزرگ نبوت کے نور سے منور تھے اور ہزاروں کو نبوت کا حصہ عطا ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہوتا ہے مگر چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم الانبیاء رکھا گیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ دوسرے کو بھی یہ نام دے کر آپ کی کسرِ شان کی جاوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہزارہا انسانوں کو نبوت کا درجہ ملا اور نبوت کے آثار اور برکات ان کے اندر موجزن تھے مگر نبی کا نام صرف شانِ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سدِّ بابِ نبوت کی خاطر ان کو اس نام سے ظاہراً ملقب نہ کیا گیا مگر دوسری طرف چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور روحانی برکات کا دروازہ بند بھی نہ کیا گیا تھا اور نبوت کے انوار جاری بھی تھے جیسا کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مُہر اور اذن سے اور آپ کے نور سے نورِ نبوت جاری بھی ہے اور یہ سلسلہ بند بھی نہیں ہوا۔ یہ بھی ضروری تھا کہ اسے ظاہراً بھی شائع کیا جاوے تاکہ موسوی سلسلہ کے نبیوں کیساتھ آپ کی امت کے لوگ بھی مماثلت کے پورا کرنے میں صاف طور سے نبی اللہ کا لفظ فرما دیا اور اس طرح سے دونوں امور کا لحاظ نہایت حکمت اور کمال لطافت سے رکھ لیا گیا۔ ادھر یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان بھی نہ ہو اور ادھر موسوی سلسلہ سے مماثلت بھی پوری ہو جاوے۔ تیرہ سو برس تک نبوت کے لفظ کا اطلاق تو آپ کی نبوت کی عظمت کے پاس سے نہ کیا اور اس کے بعد اب مدت دراز کے گزرنے سے لوگوں کے چونکہ اعتقاد اس امر پر پختہ ہو گئے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی خاتم الانبیاء ہیں اور اب اگر کسی دوسرے کا نام نبی رکھا جاوے تو اس سے آنحضرت کی شان میں کوئی فرق بھی نہیں آتا اس واسطے اب نبوت کا لفظ مسیح کے لئے ظاہراً بھی بول دیا یہ ٹھیک اسی طرح سے ہے جیسے آپ نے پہلے فرمایا تھا کہ قبروں کی زیارت نہ کیا کرو اور پھر فرمایا کہ اچھا اب کر لیا کرو۔ پہلے منع کرنا بھی حکمت رکھتا تھا کہ لوگوں کے خیالات ابھی تازہ تازہ بت پرستی سے ہٹے تھے تا وہ پھر اسی عادت کی طرف عود نہ کریں۔ پھر جب دیکھا کہ اب ان کے ایمان کمال کو پہنچ گئے ہیں اور کسی قسم کے شرک و بدعت کو ان کے ایمان میں راہ نہیں تو اجازت دے دی۔ بالکل اسی طرح یہ امر ہے۔ پہلے تیرہ سو برس اس عظمت کے واسطے نبوت کا لفظ نہ بولا اگرچہ صفتی رنگ میں صفت نبوت اور انوارِ نبوت موجود تھے اور حق تھا کہ ان لوگوں کو نبی کہا جاوے مگر خاتم الانبیاء کی نبوت کی عظمت کے پاس کی وجہ سے وہ نام نہ دیا گیا۔ مگر اب وہ خوف نہ رہا تو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے واسطے نبی اللہ کا لفظ فرمایا آپ کے جانشینوں اور آپ کی امت کے خادموں پر صاف صاف نبی اللہ بولنے کے واسطے دو امور مدِّنظر رکھنے ضروری تھے۔ اوّل عظمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دوم عظمتِ اسلام۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۴۹ تا صفحہ ۳۵۱)

# سلطان القلم

نغمہ بتارِ چنگ چنگ تیرا ترنّمِ سخن
خندہ بہ گُل چمن چمن تیرا تبسّمِ سخن
داغ بدل سحر سحر تیری نسیمِ لالہ گر
نیش بہ رگ جگر جگر تیرا تألّمِ سخن
رقص بہ باد دشت دشت تیرا خیالِ قیس خیز
برق بہ بحر موج موج تیرا تلاطمِ سخن
حرف بہ لب شرر شرر ناطقۂ جہیم سوز
رمز بہ حرف غلد غلد تیرا تفہّمِ سخن
سحر بدم جہاں جہاں معجزۂ سخنوری
نوش بجاں شکر شکر تیرا تکلّمِ سخن
جلوہ بذرّہ طور طور انجمنِ توانزی
خضر بکف بقا بقا زمزمۂ قُمِ سخن
نور برُخ قمر قمر تیری حسینۂ کلام
نشۂ بچشم دہر دہر میکدۂ خُمِ سخن
شوق بپر فضا فضا میری عقیدتِ نیاز
اوج بہ بر فلک فلک تیرا تکرّمِ سخن

# مصر کے آثارِ قدیمہ سے اناجیل کا انکشاف

## کسرِ صلیب کا ایک زبردست ثبوت

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

آج سے انیس سال قبل بالائی نیل کے علاقہ ناج حمادی میں ایک قبرستان میں ایک مٹی کا برتن مدفون پایا گیا۔ اسے جب کھولا گیا تو اس میں سے ۴۹ صحائف برآمد ہوئے۔ یہ صحیفے باطنی فرقہ کے قدیم عیسائیوں کی لائبریری کا سرمایہ ہیں۔ ان میں اناجیل۔ حواریوں کے نام خطوط اور دوسرا عیسائی لٹریچر شامل ہے۔ یہ سارا لٹریچر قبطی زبان میں ہے۔

اناجیل مصر دوسری صدی میں لکھی گئیں۔ تیسری یا چوتھی صدی میں ان کا یونانی سے قبطی زبان میں ترجمہ ہوا۔ صرف دو انجیلیں ابھی تک شائع ہوئی ہیں۔ یعنی ۱۹۵۹ء میں توما کی انجیل اور ۱۹۶۲ء میں فلپ حواری کی انجیل۔

روایات یعقوب کے نام سے ایک صحیفہ اشاعت کے لئے تیار ہے اس کے ضروری اقتباسات کتابوں میں آچکے ہیں۔ مصر کے آثارِ قدیمہ سے برآمد ہونے والی یہ اناجیل کسرِ صلیب کا ایک بین ثبوت پیش کرتی ہیں۔ ان میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت اور ان کے آسمان پر جانے کا کوئی ذکر نہیں۔ کفارہ تثلیث اور الوہیتِ مسیح جیسے باطل عقائد سے ان عیسائی صوفیا کا دامن پاک ہے۔ جو کہ اس لٹریچر کی تعلیم سے وابستہ تھے۔

اناجیل مصر کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) حضرت مسیح علیہ السلام ایک کامل انسان تھے۔ وہ خدا تعالیٰ کی قدرت مجردہ سے پیدا ہوئے۔

(۲) یہ عقیدہ غلط ہے کہ وہ صلیب پر فوت ہوئے وہ صلیبی حادثہ کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے۔ بعد میں طبعی موت سے آپ نے وفات پائی۔

(۳) صلیب کے بعد آپ حواریوں کو ۵۵۰ دن تک ملتے رہے۔ خصوصاً پطرس اور یعقوب کو آئندہ ذمہ واریوں کے لئے تیار کرتے رہے

(۴) بالآخر اپنے پیارے حواری یعقوب کو امیر مقرر کر کے آپ ہجرت کر گئے۔

(۵) تین مریم نامی خواتین ہمیشہ آپ کے ہمراہ رہیں۔

۱۔ مریم والدۂ یسوع

۲۔ مریم یسوع کی رفیقۂ حیات

۳۔ مریم یسوع کی خالہ

مندرجہ بالا صحائف کے ضروری اقتباس درج ذیل ہیں:

(۱)

Those who say that the Lord died first and then rose up are in error, for he rose up first and then died. If anyone does not first attain the resurrection, he will die (104-15)

(The Gospel of Philip by R. M. Willson)

یعنی وہ لوگ جو کہ یہ دعوےٰ کرتے ہیں کہ یسوع پہلے فوت ہو گئے تھے اور پھر زندہ ہوئے وہ غلطی خوردہ ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ (صلیبی حادثہ سے بچ کر) اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور بعد میں (طبعی موت سے) فوت ہوئے۔ یسوع کے طریق پر جو شخص زندگی حاصل نہیں کرتا۔ وہ موت سے بچ نہیں سکے گا۔

آخری حصہ کی مزید وضاحت اسی انجیل میں دوسری جگہ موجود ہے۔ لکھا ہے۔

Those who say 'They will die first and rise again' are in error, If they do not first receive the resurrection while they live, when they die they will receive nothing (121:4)

یعنی وہ لوگ جو کہ یہ کہتے ہیں کہ وہ پہلے مر گئے اور پھر زندہ ہو گئے وہ غلطی خوردہ ہیں۔ جو لوگ اپنی زندگی میں ہی نہیں اٹھتے وہ مر کر بھی کچھ نہیں پائیں گے

ظاہر ہے کہ ابتدائی عیسائی بجا طور پر یہ سمجھتے تھے کہ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام موت کی آغوش میں جا کر اپنی زندگی میں ہی اٹھے۔ اسی طرح جب تک کوئی انسان اپنے عین حیات زندگی نہیں پاتا وہ حیات اخروی کا وارث نہیں ہوگا۔

ابتدائی عیسائیوں کے نزدیک حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ وہ موت کے مشابہ حالت میں سے نکل کر جی اٹھے۔ اب ان کی تعلیم یہ ہے کہ اپنے آقا کے طریق پر جو شخص اپنی زندگی میں موت کا پیالہ پی کر زندہ نہیں ہوتا۔ وہ آئندہ جہان میں حیاتِ جاویدہ سے ہمکنار نہ ہوگا۔

(۲)

حضرت مسیح علیہ السلام حادثہ صلیب کے بعد شفایاب ہو گئے۔ انجیل فلپ میں صلیبی واقعہ کے متعلق ایک اشارہ موجود ہے جس کی عبارت اُڑی ہوئی ہے ایک جرمن سکالر مندرجہ ذیل دو فقرے پڑھنے میں کامیاب ہوا ہے۔

God raised him from dead . . . but his body became perfect

یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے مردوں میں سے جلایا اس کا جسم بالکل درست ہو گیا

The Gospel of Philip by R. M. Willson (P. 135)

(۳)

"روایاتِ یعقوب" میں لکھا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد تقریباً ۱۸ ماہ تک حضرت مسیح علیہ السلام حواریوں سے ملتے رہے۔ ان کی تربیت میں آپ نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

یہ انجیل ابھی شائع نہیں ہوئی۔ برٹل گارٹنر نے اپنی کتاب میں اس کے بعض اقتباس دیئے ہیں وہ لکھتے ہیں۔

In one of the many documents from the Nag Hammadi Library the as yet unpublished 'Apocryhon of Jemes' we read that the risen Lord walked with his disciples for 550 days after his resurrection, and that it is peter and James who are there entrusted with the secret knowledge.

The Theology of the Gospel of Thomas. (Page 102-103)

یعنی ناج حمادی لائبریری کے صحائف میں سے ایک غیر مطبوعہ صحیفہ "یعقوب کی مخفی تعلیم" کے نام سے منسوب ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جی اٹھنے کے بعد اپنے حواریوں کے ساتھ ۵۵۰ دن تک پھرتے رہے۔ اور ان کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔ خاص طور پر پطرس اور یعقوب کو مخفی تعلیم سے نوازا گیا۔

(۴)

مروجہ انجیل میں لکھا ہے کہ چالیس دن تک حضرت مسیح حواریوں کے ساتھ رہے۔ پھر وہ آسمان پر چلے گئے۔ باطنی فرقہ کے ابتدائی عیسائی یہ نہیں مانتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ صلیبی حادثہ سے بچ کر آپ ۵۵۰ دن تک حواریوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔ اس کے بعد وہ ہجرت کر گئے۔

انجیل توما میں لکھا ہے۔

The disciples said to Jesus, we know that you are going to leave us. who shall (then) be chief over us?

"Jesus said to them, "wherever you have come you shall go to Jemes, the righteous one"

یعنی حواریوں نے یسوع کو کہا ہم جانتے ہیں کہ آپ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ آپ کے بعد ہم پر نگران کون ہوگا؟

یسوع نے جواب دیا کہ میرے بعد تمہیں بہر صورت یعقوب "الصادق" کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

The Theology of the Gospel of Thomas P. 56

(۵)

فلپ حواری کی انجیل میں یہ بھی لکھا ہے

کہ زندگی کے تمام اوقات میں تین مریم نامی خواتین آپ کے ہمراہ رہیں۔ لکھا ہے:-

*There were three who walked with the Lord at all times, Mary his mother and her sister and Magdalene, whom they called his consort. For Mary was his sister and his mother and his consort.*

(107 : 5)

یعنی تمام اوقات میں تین خواتین حضرت مسیح کے شریکِ سفر رہیں۔ مریم والدہ یسوع، مریم کی ہمشیرہ اور مریم مگدلینی۔ جسے وہ حضرت مسیح کی رفیقۂ حیات کہتے تھے۔

مریم حضرت مسیح کی والدہ اور اسی نام کی خاتون آپ کی نسبتی بہن اور آپ کی رفیقۂ حیات تھیں۔

(۶)

اناجیل مصر کے علاوہ چرچ ہسٹری سے بھی بعض حوالے ملتے ہیں کہ حضرت مسیح زندہ ہو کر ۱۸ ماہ تک حواریوں کے ساتھ رہے۔

دوسری صدی کے چرچ فادر اوینی لیس باطنی فرقہ کے ایک عیسائی عالم ولنٹی نی ین Valentinians کے پیروکاروں کے متعلق لکھتے ہیں:-

"واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح مُردوں میں سے زندہ ہو کر ۱۸ ماہ تک حواریوں کے ساتھ رہے۔ یہ وقت آپ نے ان کامل الایمان شاگردوں کے ساتھ بسر کیا جنہیں آپ نے اسرار روحانی کے انکشاف کے قابل پایا۔" [1]

ان حوالوں سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ حضرت مسیح کے خاص شاگرد خوب جانتے تھے کہ انکے آقا صلیبی موت سے بچا لئے گئے۔ وہ از سرِ نو زندگی پا کر اپنے حواریوں کی تعلیم و تربیت میں مشغول ہو گئے۔ جب خطرہ بڑھ گیا تو آپ نے ارضِ شام کو خیرباد کہا اور ہجرت کر گئے۔ آپ کی والدہ، رفیقۂ حیات اور خالہ آپ کے ہمراہ رہیں یہ انکشاف کسرِ صلیب کا ایک درخشند ثبوت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمِ کلام کی صداقت کا ایک نشان۔

---

1. The Theology of the Gospel of Thomas by Bertie Gardner. P. 102

# احمدیت پر بعض اعتراضات کے جوابات

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سنگاپور)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد مرتبہ فرمایا ہے کہ ہمارے سلسلہ کو منہاج نبوت پر پرکھا جائے۔ پہلے انبیاء کی صداقت کو جن دلائل اور معیاروں سے پرکھا گیا ہے انہیں سے ہماری صداقت بھی صاف صاف ظاہر ہو سکتی ہے۔ نیز آپ نے فرمایا ہے کہ آیت مایقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک کے مطابق ہمارے مخالف جو جو اعتراض بھی ہم پر کرتے ہیں وہ سب ایسی نوعیت کے ہیں کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے انبیاء پر بھی اُن کے مخالفین کرتے رہے ہیں۔ ذیل میں ایسے اعتراضوں یا جھوٹے الزامات کی دو تین مثالیں پیش کی جاتی ہیں جو کہ نہ صرف مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کی طرف سے آپ پر کئے جاتے ہیں بلکہ بعینہٖ اسی طرح انہیں الفاظ میں حضور کے آقا و مولیٰ حضرت سرورِ کائنات محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں اور مخالفین کی طرف سے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر کئے گئے تھے اور اس طرح یہ ایسے اعتراض کرنیوالے لوگ اپنے فعل سے مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم سے مماثلت اور منہاج نبوت کے مطابق آپ کی سچائی خود بخود ثابت کر رہے ہیں۔ مثلاً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہتک کی ہے اور اپنی کتب میں انہیں نعوذ باللہ بُرا بھلا کہا ہے اور گالیاں دی ہیں حالانکہ مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنِ کریم کے عیسےٰ ابن مریم کا اپنے آپکو مثیل قرار دیا ہے اور ان کے خلاف ایک لفظ تک نہیں لکھا۔ تاہم عجیب بات ہے کہ بعینہٖ یہی اعتراض یا الزام کفارِ مکہ کے نمائندوں نے بھی شاہِ نجاشی کے سامنے ہمارے سید و مولےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر لگا کر اُسے بھڑکانے کی کوشش کی تھی۔ چنانچہ روایت ہے کہ "واللہ انھم یشتمون عیسےٰ ویسبونہ" الدر المنثور جزء ۲ صفحہ ۲۳ کہ خدا کی قسم یہ محمدؐ اور اس کے مرید عیسےٰ کو گالیاں دیتے ہیں اور اس کی ہتک کرتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ بعض عیسائیوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا "قالوا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک تشتم صاحبنا عیسیٰ" روح المعانی جزء ۳ صفحہ ۱۶۴ یعنی انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ (جھوٹا) شکوہ کیا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تُو (نعوذ باللہ) ہمارے عیسیٰ کو گالیاں دیتا ہے۔

پھر مزید لکھا ہے:-

"واخبروہ (الی النجاشی) انّ ھؤلاء الرھط الّذین قدموا علیک من اھل مکّۃ یریدون ان یخبلوا علیک ملکک ویفسدوا علیک ارضک ویشتموا ربّک (ای عیسےٰ)" (روح المعانی جزء ۳ صفحہ ۱۶۴)

کہ کفارِ مکہ نے شاہ نجاشی کو بتایا کہ یہ لوگ جو مکہ سے بھاگ کر تیرے پاس آئے ہیں یہ حیلہ جوئی سے تیرا ملک تجھ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ملک میں فساد ڈال کر تیرے لئے مشکلات پیدا کرنا چاہتے ہیں اور تیرے رب یا خدا یعنی عیسیٰ کو گالیاں دیتے اور اس کی ہتک کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بھی انگریزوں کو کئی بار یہ کہہ کر اکسایا گیا کہ یہ شخص خونی مہدی ہونے کا دعوےٰ کرتا اور حکومت اور اقتدار حاصل کرنا چاہتا اور تمہارے لئے ملک میں فساد اور مشکلات پیدا کرنا چاہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام بھی عام طور پر مخالفین کی طرف سے لگایا جاتا ہے کہ حضور نے نعوذ باللہ مسلمان عوام اور خصوصاً علماء کے متعلق سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ حالانکہ یہ صریح غلط بیانی ہے تاہم اسی قسم کا جھوٹا اور بے بنیاد الزام آپ کے آقا حضرت نبی کریمؐ پر بھی مخالفین کی طرف سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر لگایا گیا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

"قد سفہ احلامنا وشتم اٰبائنا وعاب دیننا وفرّق جماعتنا وسبّ اٰلھتنا۔"

(سیرت ابن ہشام صفحہ ۱۶۷)

کہ یہ نبیؐ (نعوذ باللہ) ہمارے نوجوانوں کو بے وقوف و بے عقل کہتا ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیتا ہے اور ہمارے دین کی ہتک کرتا اور نقص نکالتا ہے اور ہم میں اسنے تفرقہ ڈال دیا ہے اور ہمارے معبودوں کو بھی گالیاں دیتا ہے۔

عموماً ہر ملک میں احمدیت کے بعض مخالف یہ غلط بیانی کرتے ہیں کہ اکثر لوگ احمدیت میں اس لئے داخل ہوتے ہیں کہ احمدیہ جماعت مالی طور پر ان کی مدد کرتی اور انہیں دنیوی لالچ دیتی اور رزق و رہائش وغیرہ ان کے لئے مہیا کرتی ہے۔ حالانکہ اس میں ایک فیصدی بھی سچائی نہیں ہے تاہم مایقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک کے مطابق حضور سرورِ کائنات فخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی حضور کے مخالفین کی طرف سے یہ جھوٹ اور افترا آپ پر باندھا گیا۔ چنانچہ امام رازی کی تفسیر کبیر جلد ۱۴ صفحہ ۵ پر روایت ہے کہ

"قالوا یا محمّد انّھم انّما اجتمعوا عندک وقبلوا دینک لانّھم یجدون بھذا السّبب ماکولًا وملبوسًا عندک والّا فھم فارغون عن دینک۔"

کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نے آپ سے کہا اے محمدؐ یہ لوگ یعنی مسلمین تمہارے پاس اس لئے جمع ہو گئے ہیں اور انہوں نے تمہارا دین قبول کر لیا ہے کہ اس وسیلے سے انہیں اشیائے خوردنی کھانا پینا اور لباس وغیرہ مل جاتا ہے ورنہ درحقیقت یہ لوگ مخلص نہیں ہیں بلکہ تیرے دین سے بیزار ہیں۔ حالانکہ یہ ان دشمنوں کی صریح کذب بیانی اور صحابہ کرامؓ پر افترا تھا۔

---

## جماعت سے خطاب

"میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہیئے کہ ہمیشہ دُعا میں لگے رہو۔ نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہو گی تو اللہ تعالےٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسکے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کریگا کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں وہ اُن بلاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالےٰ انکی پروا نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ انکی حفاظت فرماتا ہے۔ (حضرت مسیح موعودؑ)

# مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم

مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی

مولوی محمد یعقوب صاحب کو مرحوم لکھتے ہوئے بہت ہی قلق ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جو اس دنیا میں آیا ہے اسے ایک دن جانا ہے۔ مرنے والے مرتے رہیں گے اور پیچھے رہنے والے افسوس کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کل من علیھا فانٍ ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

جو شخص بھی اس ناپائیدار دنیا سے رخصت ہوتا ہے اُس کے عزیزوں۔ اُس کے پیاروں اور اُس کے دوستوں کو اُس کا افسوس۔ رنج اور قلق ہوا کرتا ہے۔ اور اپنے تعلق کے مطابق ہر شخص اپنے غم کا اظہار کیا کرتا ہے۔ مگر ایسے شخص کی موت بلاشبہ نہایت الم انگیز ہوتی ہے جس کا وجود نہایت فیض رساں ہو۔ اور جس کی ذات سے ہزاروں تشنگانِ معرفت سیراب ہوتے ہوں۔ مولوی محمد یعقوب صاحب اُن ہی لوگوں میں سے ایک تھے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے غیر مطبوعہ خطبات اور تقاریر وقتاً فوقتاً الفضل کو اشاعت کیلئے دیتے رہتے تھے اور ساری دنیا کے احمدی انہیں نہایت ذوق و شوق سے پڑھا کرتے تھے ایسے وقت میں جبکہ حضور علیل ہیں اور نئے خطبے ارشاد نہیں فرما سکتے۔ حضور کی یہ پرانی غیر مطبوعہ تقاریر ہمارے لئے بے انتہا غنیمت تھیں اور ہر احمدی نہایت شوق کے ساتھ ان کا منتظر رہا کرتا تھا۔ افسوس! موت نے ہم سے ایک بہت ہی قابل اور لائق شخص چھین لیا۔ اِنّا لِلّٰہ وانّا الیہ راجعون

مرحوم سے میرے تعلقات بہت پرانے اور بڑے مخلصانہ تھے۔ جب میں ربوہ میں تفسیر القرآن انگریزی کے دفتر میں کام کرتا تھا تو قریباً روزانہ ہی میرے پاس آجاتے اور گھنٹوں بیٹھے رہتے تھے اور جتنی دیر بھی بیٹھتے برابر نہایت شگفتہ اور دلچسپ ادبی اور علمی گفتگو کرتے رہتے تھے۔ اسلام کے بڑے بڑے مشاہیر کے متعلق عجیب عجیب خیالات کا اظہار فرماتے۔ تاریخ اسلام کے بعض اہم اور مشہور واقعات پر بہت ہی دلچسپ پیرایہ میں تنقید کرتے۔ خود بھی ہنستے اور مجھے بھی ہنساتے اور یہ سلسلہ دیر تک بہت ہی پرلطف طریقہ پر جاری رہتا۔ اس موقع پر خاص طور سے لکھنے والی بات یہ ہے کہ ان دلچسپ صحبتوں میں ایک دن بھی ایسا نہیں ہوا کہ کبھی مولوی صاحب نے ذاتیات یا گھریلو معاملات یا آپس کے تعلقات کے متعلق کچھ ذکر کیا ہو۔ کسی شخص یا اشخاص کی غیبت کی ہو۔ دوستوں کا گلہ یا دشمنوں کی شکایت کی ہو۔ کسی کی دشمنی اور مخالفت کا تذکرہ کیا ہو۔ کسی شخص کی کوئی برائی یا عیب بیان کیا ہو۔ یا زمانہ کی بے مہری یا ابنائے زمانہ کی بے وفائی کا شکوہ کیا ہو۔ بس خالص علمی اور ادبی گفتگو ہوتی تھی یا تاریخی اور اسلامی معاملات پر رائے زنی۔ اور اسی میں مولوی صاحب بڑے خوش رہتے تھے۔ اُن کی پرلطف صحبت میری روحانی غذا تھی جس سے افسوس اب میں ہمیشہ کے لئے محروم ہو گیا۔

جب میں ربوہ سے مستقل طور پر لاہور آگیا تو جب بھی ربوہ جاتا تو ناممکن تھا کہ مولوی صاحب سے ملے بغیر واپس آتا۔ ربوہ پہنچ کر میری بڑی خواہش ہوتی تھی کہ مولوی صاحب سے ضرور ملوں۔ مجھے دیکھتے ہی کھڑے ہو جاتے اور نہایت ہی تپاک سے بغل گیر ہو کر ملتے۔ اور پھر وہی پرانی صحبت گرم ہو جاتی اور میں بھول جاتا کہ میں قلیل وقت کے لئے یہاں آیا ہوں۔ اُن کی صحبت میرے لیے اتنی پُرلطف، اتنی دلچسپ اور ایسی وجد آفریں ہوتی تھی کہ ان کے پاس سے اٹھنے کو دل ہی نہ چاہتا تھا۔ افسوس یہ خوش اخلاقی اور یہ بذلہ سنجی وہ اپنے ساتھ لے گئے۔

مولوی صاحب بظاہر نہایت متین، سنجیدہ اور خاموش السان تھے۔ مگر جن لوگوں سے ان کی بے تکلفی تھی اُن سے نہایت درجہ خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ باوجود متانت کے بہت ظریف الطبع اور بامذاق واقع ہوئے تھے۔ چنانچہ بعض اوقات بڑے عجیب عجیب لطیفے اور چٹکلے بیان فرمایا کرتے تھے۔

تاریخ اسلام کے متعلق مولوی صاحب کا مطالعہ نہایت وسیع تھا۔ اور وہ اسلامی تاریخی واقعات کی جزئیات سے بھی پورے طور پر باخبر تھے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ میں فرمایا کہ "فتح مکہ کے وقت ایک جھنڈا حضرت بلالؓ کے نام کا بھی لہرایا گیا اور حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آجائے گا اُسے بھی امن ہے"۔ میں نے اس پر مولوی صاحب سے عرض کی کہ "میں نے یہ روایت کہیں نہیں پڑھی۔ اور اس کے بیان میں حضرت صاحب سے سہو ہو گیا"۔ مولوی صاحب فرمانے لگے "نہیں ایسا نہ کہو یہ روایت تاریخ یعقوبی میں بڑی وضاحت سے موجود ہے"۔

لمبے لمبے مضامین اور مبسوط مقالات مع مکمل حوالوں کے مولوی صاحب کو لکھنے کی ایسی مہارت تھی کہ انہیں دیکھ کر میں اکثر حیران ہوا کرتا تھا اور سوچتا رہ جاتا تھا کہ اتنی شاقہ محنت مضمون لکھنے میں کون اٹھا سکتا ہے۔ ان کی اس محنت کا آخری شاہکار ان کا وہ بےنظیر مضمون ہے جو انہوں نے ۱۲ طویل اقساط میں حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات مقدسہ کے متعلق روزنامہ الفضل میں لکھا تھا۔ یہ قابلِ قدر مضمون ۱۸۹۳ء سے لے کر اس وقت تک کے تمام احمدیہ لٹریچر کے نہایت تفصیلی مطالعہ کے بعد مولوی صاحب مرحوم نے قلمبند فرمایا تھا۔ اور ایک ایک سطر پر مکمل حوالے پیش کیے تھے۔ اور حضرت میاں صاحب رضؓ کے حالات کے سلسلہ میں کوئی چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی نظرانداز نہ کیا تھا۔ تعجب ہوتا ہے کہ مختلف اخباروں۔ کتابوں۔ رسالوں، رپورٹوں اور پمفلٹوں سے بھرپور ایسا مکمل مضمون مولوی صاحب مرحوم نے اتنے قلیل عرصہ میں کس طرح لکھ لیا؟ سوائے اس کے کہ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کی ذات میں مختلف حوالوں کو کم سے کم مدت میں فراہم کرنے کی حیرت انگیز قوت رکھی تھی۔ اور کسی امر پر اس کو محمول نہیں کر سکتے۔ ایسے لائق، قابل، فاضل، محنتی۔ باخبر اور واقف شخص کے علمی فیض سے ہم ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔

پچھلے دنوں جب میں ربوہ گیا تو اثنائے گفتگو میں میں نے پوچھا کہ "کہیے آج کل کیا علمی مشغلہ ہے؟" فرمانے لگے کہ "اب تو میں نے اپنی زندگی دو ہی کاموں کے لئے وقف کر دی ہے۔ ایک تفسیر کبیر کے متفرق نوٹوں اور یادداشتوں کی یکجا فراہمی اور دوسرے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پرانے غیر مطبوعہ خطبات کی اشاعت۔ یہ دونوں کام حسن و خوبی کے ساتھ سرانجام پا جائیں تو میں سمجھوں گا کہ میں نے دنیا میں آکر کوئی کام کیا"۔ افسوس ایسے سرگرم، انتھک، مخلص، وسیع النظر، وسیع المعلومات، نمود و ریا سے الگ خاموشی اور محنت کے ساتھ کام کرنے والے انسان کو اب ہم کہاں سے لائیں گے۔ جیسے مولوی محمد یعقوب مرحوم تھے۔ خدائے رحیم و کریم کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ جو کام مولوی صاحب مرحوم ادھورے چھوڑ گئے ہیں کوئی ایسا فاضل اور مخلص انسان کھڑا ہو جائے جو اُن کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے۔ تا روحانی خزائن جو فائلوں اور بستوں میں بند پڑے ہیں منظر عام پر آجائیں، اور ان سے جماعت کے احباب مستفید اور مستفیض ہوں۔

## رموز

مکرم سعید احمد صاحب اعجاز

تری جدائی عدم ہے ترا وصال وجود
کچھ اور اس سے زیادہ نہیں ہے بود و نبود

کہاں ہے دیدۂ بینا کہاں ہے قلبِ سلیم؟
کلیم و جلوۂ سینا ہے آج بھی موجود

ٹپک رہی ہے ترے ماہتاب سے صہبا
وگرنہ کیا ہے گلستاں میں نسترن کی نمود!

مجھے بھی میرے مقدر سے آشنا کر دے
تری نگاہ پہ روشن ہیں ممکناتِ شہود

مری نظر سے گرا دی تری محبت نے
یہ ننگ و نام کی دُنیا یہ کائناتِ نمود!

سمجھ میں آگیا آخر تری رضا کا مقام
یہی کہ مدِّ نظر ہے تجھے مری بہبود!

سرورِ سوزِ محبت دیا غلاموں کو
مدام جانِ محمدؐ پہ ہو سلام و درود!

تیرا ستارہ نہیں دورِ چرخ کا پابند
ہزار بار فروتر ہے تجھ سے چرخ کبود!

یہ رقص گاہ یہ کیفے یہ قہقہے یہ محل
نہیں ہے یاد تجھے داستانِ عاد و ثمود!

شرارِ عشق تری خاک میں نہ سوزِ خرد
حذر کہ سہل نہیں ہے تری گرہ کی کشود!

## بے کار باہر نکل جائیں

# تحریک جدید کا پندرھواں مطالبہ

آج سے تیس سال پہلے جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے وحی خفی کے ماتحت جماعت کے سامنے تحریک جدید کے مطالبات بیان فرمائے تو اشاعت اسلام کے پاکیزہ مقصد کی تکمیل کے لئے یہ بھی لازمی اور لابدی قرار دیا کہ ہر نوجوان اپنی معیشت کا خود ذمہ وار بنے اور بے کار رہ کر والدین اور معاشرے پر بوجھ نہ بنا رہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کے ولولہ انگیز خطاب کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔ فرمایا

"ایسے بے کار لوگ جن کو اس ملک میں کام نہیں ملتا اگر باہر چلے جائیں تو بیرونی ممالک میں اپنے لئے ترقی کا راستہ نکال سکتے ہیں اور سلسلہ کے لئے بھی مفید ہو سکتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ تمام دنیا تمہاری میراث ہے اور خدا تعالےٰ نے تمہیں دی ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ ان جائز ذریعوں سے جو اللہ تعالےٰ نے مقرر کئے ہیں اسے حاصل کرو اور اس کی حاصل کرنے کا پہلا قدم یہی ہے کہ ہمارے نوجوان دنیا میں نکل جائیں۔ خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں۔"

الحمدللہ کہ اس مقدس آواز پر لبیک کہکر سینکڑوں نوجوانوں نے اپنی زندگیاں سنوار لی ہیں اور وہ جہاں کہیں جاتے ہیں اسلام کی خدمت بجالانا بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ابھی کچھ نوجوان ایسے نظر آتے ہیں۔ مرکز میں بھی اور باہر کی جماعتوں میں بھی جو حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی یاد دہانی کے محتاج ہیں۔ ان کی تعداد خواہ کتنی ہی تھوڑی ہو۔ ایک ایسی جماعت میں جس نے ساری دُنیا میں تبلیغ اسلام کا بیڑا اٹھا رکھا ہے ناقابل برداشت ہے۔ پس ہر مخلص احمدی کو اپنے ماحول کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے تاکہ جو فرد بھی اس نصیحت کا محتاج نظر آئے اس کے کانوں تک سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ولولہ انگیز پیغام پہنچا دے جو تحریک جدید کے پندرھویں مطالبہ میں مضمر ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

## سپاس تعزیّت

میری والدہ صاحبہ کی وفات پر بہت سے احباب اور بزرگوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط آئے ہیں اسی طرح ربوہ کے احباب نے اور بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت نے ہمارے غریب خانہ پر تشریف لا کر اظہار ہمدردی کیا۔ خاکسار اپنے خاندان کی طرف سے ان سب کا شکر گذار ہے۔ جزاہم اللہ خیراً۔

والدہ مرحومہ کی وفات نصف شب کے قریب ہوئی تھی اور ڈاکٹری ہدایت کے ماتحت نماز فجر کے معاً بعد انہیں دفن کیا گیا۔ اس وجہ سے بہت کم احباب کو نماز جنازہ کی اطلاع ہو سکی۔ احباب و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہماری والدہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے لئے دعا کریں کہ مولا کریم انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کی مغفرت تامّہ فرمائے اور اپنے فضل سے انہیں اپنے نیک بندوں کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد احمد جلیل عفی عنہ ربوہ)

## ولادت

(۱) میرے بیٹے ملک عبدالحفیظ خاں کے ہاں اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ تمام بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ یہ بچی نیک اور صالحہ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

(خاکسار اللہ رکھا نوشہروی سلطان پورہ - لاہور)

(۲) میری آپا جان کو خدا تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود سید عبدالکریم صاحب کا نواسہ اور محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کا پوتا ہے۔ سب بھائی بہن اس کی لمبی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔ (حنیفہ قمر بنت سید عبدالکریم صاحب۔ سعود آباد کالونی۔ مالیر کراچی ۲۷)

(۳) اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۰ ستمبر ۶۴ء مکرم ڈاکٹر عبدالصمد خاں صاحب چودھری کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود سابق صوبائی امیر خان بہادر چودھری ابوالہاشم خاں صاحب مرحوم کا نواسہ اور ابوالقاسم خاں چودھری صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے دینی و دنیوی ترقیات اور باقبال زندگی سے نوازے اور اسے والدین خاندان اور سلسلہ کیلئے قرۃ العین بنائے۔ (خاکسار احسان اللہ سکدر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نواں گنج)

# "مجلۃ الجامعہ" کے متعلق دو آراء

جامعہ احمدیہ ربوہ کا رسالہ "مجلۃ الجامعہ" کا تیسرا شمارہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ علم دوست احباب سے قلمی و اشاعتی معاونت کی اپیل کی جاتی ہے۔ یہ شمارہ کس حد تک آپ کی علمی تشنگی دور کرتا ہے؟ اس سلسلہ میں دو قیمتی آراء حسب ذیل ہیں:۔

(۱) جناب ثاقب صاحب زیروی تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کا مجلہ صحیح معنوں میں مجلہ ہے۔ ماشاء اللہ جس کی صوری اور معنوی خوبیاں بڑھ رہی ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔"

(۲) انجمن ترقی اردو پاکستان کے میگزین "قومی زبان" کے مدیر مشفق خواجہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجلۃ الجامعہ" موصول ہوا۔ آپ کا رسالہ شروع سے آخر تک دیکھا اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے بڑی محنت سے مرتب کیا ہے اس قسم کے علمی صحیفے ہی ملک میں علمی ذوق عام کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ مضامین ٹھوس اور فکر انگیز ہیں۔ البتہ حصہ نظم روایتی ہے۔ نظموں وغیرہ کی اشاعت کے لئے تو اور بھی بہت سے پرچے ہیں۔ پھر کیا ضروری ہے کہ اس سنجیدہ رسالے کو بھی شاعری سے آلودہ کیا جائے۔ یہ بات جن دوستانہ مشورے کے طور پر کہی ہے۔ اعتراض یا نکتہ چینی مقصود نہیں ........ ایک بات مجھے اور عرض کرنی ہے بابائے اردو مرحوم اکثر کہا کرتے تھے کہ جماعت احمدیہ نے اردو زبان کی جس قدر خدمت کی ہے وہ کسی دوسری جماعت نے نہیں کی ان کا ارادہ تھا۔ کہ "جماعت احمدیہ اور اُردو" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھوایا جائے ........ اگر آپ اپنی نگرانی میں کسی اہل علم سے یہ کام لے سکیں تو اردو کی بڑی خدمت ہو گی۔"

ادارہ اس قیمتی مشورہ کو عملی جامہ پہنانے کی ضرور کوشش کریگا۔ انشاء اللہ (ادارہ مجلۃ الجامعہ)

# اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلے

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۶۴ء کو ہونے والے اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں مندرجہ ذیل مقابلے ہوں گے۔

(۱) **علمی مقابلے**:۔ (۱) پیغام رسانی (ٹیم کے افراد چھ ہوں گے) (۲) تلاوت، نظم، تقریر۔ ٹیم دار جس میں ۵ سے زائد اطفال نہ ہوں گے۔ (۳) اذان۔ (۴) دینی معلومات عامہ و ذہانت کا پرچہ جس میں ہر طفل کی شمولیت لازمی ہوگی۔ (اطفال اپنے ہمراہ پین یا پنسل ضرور لائیں)

(۲) **ورزشی مقابلے**:۔ (۱) فٹ بال۔ (۲) کبڈی۔ (۳) رسہ کشی۔ (ان میں معیار اوّل اور معیار دوئم کی ٹیمیں حصہ لے سکیں گی) (۴) دوڑیں۔ (۵) چھلانگیں وغیرہ۔

نیز مجالس کے لئے نعرہ اطفال۔ (۲) تربیتی قطعات کی نمائش کے مقابلے بھی ہوں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

# اعلان نکاح

(۱) مورخہ ۲/۱۰/۶۴ بروز جمعۃ المبارک حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں میری نسبتی بہن عزیزہ منصورہ بیگم بنت مکرم سیٹھ خیرالدین صاحب (مرحوم) آف لکھنؤ کا نکاح مکرم چوہدری سردار احمد صاحب ولد مکرم چوہدری غلام علی صاحب۔ مڈل سیکس (MIDDLE SEX) انگلستان کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین۔ (چوہدری) سعید احمد نائب ناظر بیت المال قادیان)

(۲) برادرم مکرم منور احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی (ولد مکرم ماسٹر رشید احمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چونڈہ) پروفیسر احمدیہ سیکنڈری سکول بو (Bo) سیرالیون مغربی افریقہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ قریشی بی۔ اے۔ بی ٹی بنت مکرم مفتی فضل احمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ آف سیالکوٹ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے مورخہ ۲۱/۹/۶۴ کو پڑھا اور مورخہ ۴ اکتوبر ۶۴ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ (خاکسار بشیر الدین عبیداللہ وار القصہ جنوبی۔ ربوہ)

نمائندگان شوریٰ انصار اللہ کے اسماء سے جلد مطلع فرمائیے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

معاصرین سے!

# جماعت اسلامی اور صدارتی انتخاب

(منقول از روزنامہ امروز ۶ ؍ اکتوبر ۱۹۶۴ء)

لیجئے، جماعتِ اسلامی "تیڈی" ہو گئی

یہ وہی جماعت ہے جو عورت کو اپنے مجوزہ اسلامی معاشرے میں صرف چولھے کے آس پاس ذرا سی جگہ دیتی تھی، مگر آج اسی جماعت اسلامی نے پاکستان کے صدارتی عہدے کے لئے ایک خاتون کی نامزدگی کو جائز قرار دے دیا ہے سچی بات ہے ہم تو جماعت اسلامی کی اس نظریاتی کایا کلپ سے بہت خوش ہیں وہ پہلی بار اندھیرے میں سے نکل کر روشنی میں آئی ہے پہلی بار اس نے عورت کو ماں، بیوی بہن اور بیٹی کے علاوہ اپنی سیاست کا امیر اور اپنے مستقبل کا رہنما تسلیم کیا ہے۔ وہ جس نے عورت کی سرگرمیوں کو محدود تر کرنے کے سلسلے میں کتابیں لکھی ہیں اور پمفلٹ چھاپے ہیں آج عورت کو غیر محدود حقوق دینے کو تیار ہو گئی ہے اور جماعت کے ذہن کا یہ انقلاب کوئی معمولی انقلاب نہیں ہے ہم تو اسے خوشگوار انقلاب کا نام دیتے، مگر افسوس کہ جماعت کی مجلس مشاورت کی "چونکہ چنانچہ" اور "اگر مگر" نے اسے خوشگوار نہیں رہنے دیا اس نے صدارتی انتخاب میں محترمہ فاطمہ جناح کی تائید و حمایت کے سلسلے میں جو مفصل قرارداد منظور کی ہے اس کے طول و عرض میں صرف منفی لہجہ کارفرما ہے اور دیانت صرف مثبت لہجے ہی کی پیداوار ہوتی ہے

---

مجلس مشاورت کو صدارتی انتخاب کے لئے ایک خاتون کی نامزدگی کے شرعی پہلو پر بحث کرنی تھی مگر مشکل یہ تھی کہ جماعت اسلامی کے سامنے نامزدگی کے شرعی پہلو کے ساتھ ہی اپنے اقتدار کا "شرعی پہلو" بھی تو تھا یعنی اسے اقتدار میں کس شرح پر شریک کیا جائے۔ اسی اجتماع ضدین نے قرارداد میں "اگر مگر" اور "چونکہ چنانچہ" پیدا کی کہ بقول

ہر چند کہیں کہ ہے۔ نہیں ہے

والی صورت پیدا ہو گئی ہے اور نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ ـــــ عورت کو امیر بنانا شرعاً ناجائز سہی مگر چونکہ مخالف پارٹیوں نے محترمہ فاطمہ جناح کو امیر مان لیا ہے اور چونکہ جماعت اسلامی بھی مخالف پارٹی کہلانا پسند کرتی ہے چنانچہ محترمہ فاطمہ جناح کو امیر بنانا شرعاً ناجائز نہیں مگر اس کا یہ مطلب نہ لیا جائے کہ آئندہ بھی کسی خاتون کو امیر بنانا شرعاً ناجائز نہیں ہو گا۔ اصلی شرعی قاعدہ علیٰ حالہٖ قائم ہے اور خاتون کو امیر بنانا قیامت تک ناجائز ہی رہے گا۔ مگر جب بھی خاص اور غیر معمولی حالات پیدا ہوں گے یعنی جب بھی جماعت اسلامی کو اقتدار سے محرومی کا خیال ستائے گا اور یوں آپ ہی آپ غیر معمولی حالات پیدا ہو جائیں گے اصلی شرعی قاعدے کی مصلحتاً خلاف ورزی کر لی جائے گی اور ناجائز کو جائز قرار دینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا جائے گا۔!!

---

قسم لے لیجئے کہ ہم جماعت اسلامی کی نیت پر شبہ نہیں کر رہے ہیں ہمیں تو جماعت کی مجلس مشاورت کے انداز تائید پر حیرت ہو رہی ہے، کسی کے ساتھ متفق ہونے کا اظہار کرنے کے دو طریقے ہیں دیانت داری اور راستی کی بات ہو تو کہا جائے گا "مجھے آپ سے اتفاق ہے"، مصلحت اور ذرا سی ریاکاری کا تقاضا ہو گا تو کہا جائے گا "مجھے آپ سے اختلاف نہیں ہے" "اتفاق ہے" اور "اختلاف نہیں ہے" بظاہر ہم معنی جملے ہیں، مگر بباطن ان میں زمین و آسمان کا فرق ہے جماعت اسلامی کی متذکرہ مفصل قرارداد میں ہمیں ڈھونڈے کر دکھ دیجئے کہ کیا کہیں "جائز ہے" کا جملہ استعمال ہوا ہے؟ دیانت داری اور راستی کا تقاضا تو یہی تھا کہ جماعت کہتی "ہماری رائے میں محترمہ فاطمہ جناح کی نامزدگی جائز ہے" مگر اس کے برعکس جماعت نے جگہ جگہ یہی کہنا پسند کیا ہے کہ "یہ نامزدگی ناجائز نہیں ہے" کیوں صاحب اگر ناجائز نہیں ہے تو جائز ہوئی نا! پھر آپ کو "جائز ہے!" کہنے سے کس نے روکا ہے۔

---

محترمہ فاطمہ جناح کو یہ ایک عجیب و غریب تائید مبارک ہو کہ قرارداد میں کہا گیا ہے

"اس انتخاب میں اس کے سوا
کوئی قباحت نہیں ہے کہ وہ
ایک خاتون ہیں"

اس پر مولانا کوثر نیازی (جو نئے نئے جماعت اسلامی میں واپس آئے ہیں) نے قرارداد کی وضاحت کرتے ہوئے یہ ستم ڈھایا ہے کہ:-

"موجودہ حالات میں جب کہ ملک میں
بڑی بڑی قباحتیں موجود ہیں عورت
کو صدر منتخب کرنا ایک چھوٹی
قباحت ہے!"

اور حیرت ہے کہ تائید و حمایت کے اس قبیح انداز کو محترمہ فاطمہ جناح نے برداشت کر لیا ہے، انہیں تو صاف صاف کہہ دینا چاہئے تھا کہ اگر آپ کی حمایت کا معیار یہی ہے تو مجھے معاف ہی رکھئے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ مولانا کوثر نیازی نے یہ نکتہ ارشاد فرمایا ہے کہ اگر عورت ایبوسوشن ہو سکتی ہے جیلی فون آپریٹر ہو سکتی ہے تو پاکستان کی صدر کیوں نہیں ہو سکتی۔ کسی ایسے ہی موقعے پر کہا گیا ہے کہ نادان دوست سے دانا دشمن بھلا۔

---

پھر یہ بھی نہیں کہ جماعت اسلامی نے محترمہ فاطمہ جناح کو آئندہ پانچ برس کے لئے اپنا امیر مان لیا ہو۔ اگر مخالف پارٹیاں جیتیں گی تو ظاہر ہے اقتدار میں جماعت اسلامی کو بھی حصہ ملے گا (افواہ ہے وزارت تعلیم ملے گی) جماعت مقتدر ہو گی تو خاص اور غیر معمولی حالات "آٹومیٹکلی" معمول پر آ گئے اس لئے جماعت کو محترمہ فاطمہ جناح کی قیادت کی ضرورت نہیں رہے گی! اور اسی لئے تو قرارداد میں صاف صاف کہہ دیا ہے کہ "نیز انہوں نے (محترمہ فاطمہ جناح) اس ارادے کا بھی اظہار کیا ہے کہ منتخب ہونے کے بعد وہ جلد از جلد تو سکانی پروگرام کے مطابق دستور میں ترمیم کرا کے بالغ رائے دہی کی بنا پر براہ راست انتخاب کرا کے اقتدار عوامی نمائندوں کے سپرد کر دیں گی"۔

یعنی انتخاب کے بعد محترمہ فاطمہ جناح کو مسند اقتدار "عوامی نمائندوں" از قسم خواجہ ناظم الدین، چودھری محمد علی اور مولانا کوثر نیازی کے سپرد کرانا پڑے گا سو جب محترمہ موصوفہ کے سہارے صرف انتخاب ہی جیتنا ٹھہرا تو ان کی نامزدگی شرعاً جائز ہے ـــ معاف کیجئے گا، "ناجائز نہیں ہے"!

---

پاکستان ویسٹرن ریلوے ـــــ لاہور ڈویژن

## ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے پی ڈبلیو آر نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے ٹنڈرز ۱۹ ؍ اکتوبر ۱۹۶۴ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں یہ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو اس وقت موجود رہنا پسند کریں۔

| کام | تخمینہ لاگت | زرِ ضمانت | عرصہ تکمیل |
|---|---|---|---|
| شاہدرہ قلعہ شیخوپورہ سیکشن پر عمل کرنے والے لاکنگ بیس بلاک کی تعمیر کے سلسلہ میں بیٹری ریلے اور جنریٹر روم کی تعمیر | ۱۵۰۰۰/- روپے | ۳۰۰/- روپے | ۲ ماہ |

۱۔ تفصیلی شرائط۔ نرخوں کا شیڈول۔ پلان اور اسٹیمیٹ وغیرہ اس دفتر کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں لم کر دیکھے جا سکتے ہیں

۲۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ تمام لیبر اور میٹریل کے لئے نرخ درج کریں اور ٹنڈر داخل کرنے سے قبل اصل موقع پر کام کی اصل نوعیت کا جائزہ لے کر اپنی تسلی کر لیں

۳۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں انہیں ٹنڈر کے کاغذات کے اجراء کے لئے تعارفی کاغذات اور اسناد وغیرہ پیش کرنا ہوں گی۔

۴۔ زرِ ضمانت نقد یا بنکرز گارنٹی بانڈ کی شکل میں ادا کرنا ہو گا۔ مذکورہ بانڈ مقررہ فارم پر کر کے داخل کیا جائے گا جس کا نمونہ ڈویژنل آفس کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے حاصل کیا جا سکتا ہے گورنمنٹ سیکیورٹیز ڈاک سرٹیفکیٹس، بیررر بانڈز، پرائز بانڈز، پرامیسری نوٹس اور کیش سرٹیفکیٹس وغیرہ) اور بنک ڈیپازٹ کی رسیدیں قبول نہیں کی جائیں گی

۵۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا کوئی ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہ ہو گا اسے یہ حق حاصل ہے کہ کسی قسم کی وجوہات بتائے بغیر ٹنڈروں کو مسترد کر دے،

دستخط

(ایم والی عارف پی آر ایس)

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر۔ لاہور

ہمدرد نسواں (اُٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ انس روپے

# احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے بہر حال دنیا پر غالب آنا ہے

## اگر یہ فتح تمہارے ہاتھوں سے ظاہر ہو تو یقیناً رسول کریمؐ کی شفاعت تمہارے لئے وقف ہوگی

### خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کے تعلق میں احمدی نوجوانوں کو حضور ایدہ اللہ کی ایک اہم نصیحت

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ تعالے عنہ کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے احمدی نوجوانوں کو نہایت پرزور الفاظ میں تحریک فرمائی تھی کہ وہ آگے آئیں اور دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ حضور نے واضح فرمایا تھا کہ زندہ قوم کی یہ علامت ہوتی ہے کہ اگر اس کا ایک فرد مرتا ہے تو کئی آدمی اس کی جگہ لینے کے لئے آگے آجاتے ہیں حضور نے نوجوانوں کو نصیحت فرمائی تھی کہ وہ خدا تعالے کے اس وعدہ پر یقین رکھیں کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے بہر حال دنیا میں غالب آنا ہے اور ساتھ ہی انہیں باور کرایا تھا کہ اگر انھوں نے خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کیں اور پھر اس محنت اور جانفشانی سے کام کیا کہ فتح انہی کے ہاتھوں ظاہر ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ان کے لئے وقف ہوگی۔ خدائی برکتوں کے وہ مورد ہوں گے اور ان کی اولادوں کو دنیا میں ترقیات سے نوازا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ کی اس پرزور تحریک کا ایک ضروری اقتباس ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ دین کی خدمت کے لئے آگے آئیں اور صرف آگے ہی نہ آئیں بلکہ اس ارادہ سے آگے آئیں کہ انھوں نے کام کرنا ہے۔ ........ اگر تم بھی اپنے ایمانوں کو اس قدر بلند کر لو جتنا کہ صحابہؓ کا ایمان بلند تھا تو اسلام کے شکست کھانے کی کوئی وجہ نہیں۔ وہ اب بھی آگے ہی بڑھتا جائے گا اور ترقی کرتا جائے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو اور دنیا سے اپنی نگاہ ہٹالو دنیا عارضی چیز ہے تم آج چار سو یا پانچ سو کی نوکری کے پیچھے نہ پڑو بلکہ اس دن کے امیدوار ہو جب خدا تعالے تم کو غلبہ دے گا اور بادشاہ تمہارے ہاتھ کو بوسے دیں گے اور علاقہ تم سے درخواست کریں گے کہ ہماری حکومت تم سنبھالو۔ وہ دن ابھی خواہ دیر میں آنے والا ہو لیکن اگر تم قربانیوں میں آگے بڑھ جاؤ تو وہ قریب آجائے گا بڑی چیز یہ ہے کہ تمہیں خدا تعالے کی رضا حاصل ہوگی اور اس کے حصول کے بعد دنیا کی بڑی سے بڑی نعماء بھی انسان کی نگاہ میں حقیر ہوتی ہیں پس گو بظاہر وہ دن دور ہے لیکن اگر تم قربانیوں میں ترقی کرتے گئے اور اپنے ایمانوں کو تم نے مضبوط بنا لیا تو اللہ تعالے اس دن کو قریب لے آئے گا اور وہ لوگوں کے دلوں کو کھول دے گا اور اس کے فرشتے لوگوں کے دلوں میں آپ تحریک شروع کر دیں گے اور جب خدا تعالے کے فرشتے تحریک کریں گے تو لوگ مخالفت چھوڑ کر تمہارے دوست بن جائیں گے اور تم سے محبت اور پیار کرنے لگ جائیں گے۔ پس تم اپنے اندر ہمت پیدا کرو اور خدا تعالے کے اس وعدہ پر یقین رکھو کہ اسلام اور احمدیت نے دنیا پر غالب آنا ہے اگر یہ فتح تمہارے ہاتھوں سے آئے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت تمہارے لئے وقف ہوگی کیونکہ تم اسلام کی کمزوری کو قوت سے اور اس کی شکست کو فتح سے بدل دوگے خدا تعالے کہے گا کہ قرآن کریم میں نے نازل کیا ہے لیکن اس کو دنیا میں قائم ان لوگوں نے کیا ہے۔ پس اس کی برکات تم پر ایسے رنگ میں نازل ہوں گی کہ تم اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کروگے اور وہ تمہاری اولاد کو بھی ترقیات بخشے گا"

(الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۵۵ء)

---

موت اسکی رہ میں گر تمہیں منظور ہی نہیں
کہہ دو کہ عشق کا ہمیں مقدور ہی نہیں
مومن تو جانتے ہی نہیں بزدلی ہے کیا
اس قوم میں فرار کا دستور ہی نہیں
ڈر کا اثر ہو ان پہ نہ لالچ کا ہو اثر
ہوش آئیں جن کو ایسے یہ مخمور ہی نہیں
بحر فنا میں غوطہ لگانے کی دیر ہے
منزل قریب تر ہے وہ کچھ دور ہی نہیں

(کلام محمود)

---

## محترم شیخ امری عبیدی صاحب وفات پاگئے

### اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید)

جرمنی سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ ہمارے نہایت ہی مخلص بھائی محترم شیخ امری عبیدی صاحب جو ٹانگانیکا میں وزیر تعمیرات و ثقافت ملی کے ممتاز عہدہ پر فائز تھے اور قبل ازیں دارالسلام کے میئر بھی رہ چکے تھے مورخہ ۹ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا جنازہ جرمنی سے بذریعہ طیارہ آپ کے وطن ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) لے جایا جا رہا ہے جہاں آپ کی تدفین عمل میں آئے گی۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے آپ کچھ عرصہ قبل بغرض علاج جرمنی تشریف لے گئے تھے علاج معالجہ کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے اور مولائے حقیقی سے جا ملے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے محترم شیخ صاحب مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کے اہل و عیال کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(مرزا مبارک احمد۔ وکیل التبشیر تحریک جدید)

---

ادارۂ الفضل محترم شیخ امری عبیدی صاحب مرحوم کی وفات پر دلی درد و الم کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے اہل و عیال اور جماعت احمدیہ ٹانگانیکا کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالے محترم شیخ صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے آپ کی روح پر انوار و برکات اور افضال و انعامات کی بارش نازل فرمائے اور آپ کے اہل و عیال کو خاص اپنی حفاظت میں رکھے اور دینی و دنیوی نعماء سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

---

## جماعت احمدیہ شاہدرہ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۷، ۱۸ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو (بروز بدھ و جمعرات) منعقد ہوگا۔ جس میں ضلع لاہور کے مربی صاحبان کے علاوہ مرکز سے بھی متعدد علمائے کرام شرکت فرمائیں گے۔ قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت کا ہوگا۔ ۱۷ر اکتوبر کو بعد نماز مغرب جو اجلاس ہوگا اس کے بعد ایک فری بس میں احباب کو لاہور ریلوے سٹیشن تک پہنچانے کا انتظام ہوگا۔

ملحقہ جماعتوں کے احباب سے درخواست ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ (منور احمد جاوید)

---

## جلسہ چک منگلہ کا التواء

جلسہ چک منگلہ جو ۱۵، ۱۶ر اکتوبر کو منعقد ہونا قرار پایا تھا۔ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے فی الحال ملتوی کیا گیا ہے۔ لہٰذا دوست ان تاریخوں کو منسوخ سمجھیں۔ بعد میں نئی تاریخوں کا اعلان کیا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک منگلہ ضلع سرگودہا)

---

## قصور میں جلسہ عام

بروز جمعہ مورخہ ۱۹؍۱۰؍۶۲ بعد نماز مغرب خلدورملز قصور کے احاطہ میں ایک جلسہ عام زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہو رہا ہے (انشاء اللہ تعالیٰ) مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف و مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب شاہد بھی خطاب فرمائیں گے نزدیکی جماعتوں خصوصاً کھرپیڑ۔ للیانی۔ رائے ونڈ۔ شمس آباد۔ پتوکی۔ چونیاں، دھوڑیکی اور کوٹ لعیر احمد کے احباب سے شرکت کی درخواست ہے قیام و طعام کا انتظام ہوگا۔

چوہدری صفدر علی
(نگران شعبہ اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)